السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض علمائے کے نزدیک بھینس کی قربانی جائز ہے اور بعض کے نزدیک نہیں۔ برائے مہربانی اس امر کی وضاحت فرمادیں اور بالخصوص شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ یا آپ کے استاذ حضرت علامہ ناصر الدین البانی ; کا اس کے متعلق کیا خیال ہے ؟ (سائل) (۲۶اپریل ۲۰۰۲ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اصلاً قربانی صرف بَہِیْمَۃُ الْاَنْعَامِ کی ہے اور وہ اونٹ گائے، بکری، دنبہ، چھترا، نبی ﷺ اور صحابہ کرام سے ان کے علاوہ قربانی ثابت نہیں۔ البتہ حنفیہ کے نزدیک بھینس کی قربانی کا جواز ہے۔ اس سلسلہ میں انھوں نے ''مسند الفردوس دیلمی'' کی طرف منسوب ایک حدیث ذکر کی ہے لیکن اس کا حال غیر معلوم ہے اور بھینس کو گائے کی قسم قرار دینا تساہل ہے۔

ابن ابی شیبہ'' میں حسن سے منقول ہے کہ بھینس بمنزلہ گائے ہے یا یہ کہنا کہ وہ گائے کی طرح ہے یہی اصل ہے جب کہ سب لوگ اس بات سے واقف ہیں کہ بھینس گائے سے علیحدہ قسم ہے۔ اگر کسی نے قسم کھائی کہ گائے'' کا گوشت نہیں کھائے گا بھینس کا کھا لیا تو وہ حانث نہیں ہوگا۔ یعنی اس طرح قسم نہیں ٹوٹے گی۔ اس بناء پر اطمینان بخش بات یہ ہے کہ بھینس کی قربانی نہ کی جائے اور اگر کوئی کرلے تو اس پر ملامت نہیں۔ مزید تفصیل کے لیے (ملاحظہ ہو (فتاویٰ اہل حدیث لشیخنا، محدث روپڑی (۴۲۶/۲

مرعاۃ المفاتیح'' (۳۵۳/۲۔ ۳۵۴) اور مشارٌ الیہ شیوخ بھی صرف بَہِیْمَۃُ الْاَنْعَام کے قائل ہیں اور ہمارے شیخ صاحب تفسیر ''اضواء البیان'' فرماتے ہیں۔ ''

(وَمُرَاجَعَۃُ الْحَقِّ خَیْرٌ مِنَ التَّمَادِی فِی الْبَاطِلِ۔' (۶۳۵/۵'

''ظاہری آیت کی بناء پر زیادہ احتیاط والا مسلک یہ ہے کہ بَھِیمَۃُ الْاَنْعَامِ کے علاوہ قربانی نہ کی جائے۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:418

محدث فتویٰ